دربار عالیہ چراغیہ لاہور اور جامعہ چراغیہ گوجرہ کا ترجمان

انیس سالکاں

ربیع الثانی ۱۴۴۴ھ اکتوبر/نومبر 2023ء

سلسلہ اشاعت نمبر: 107

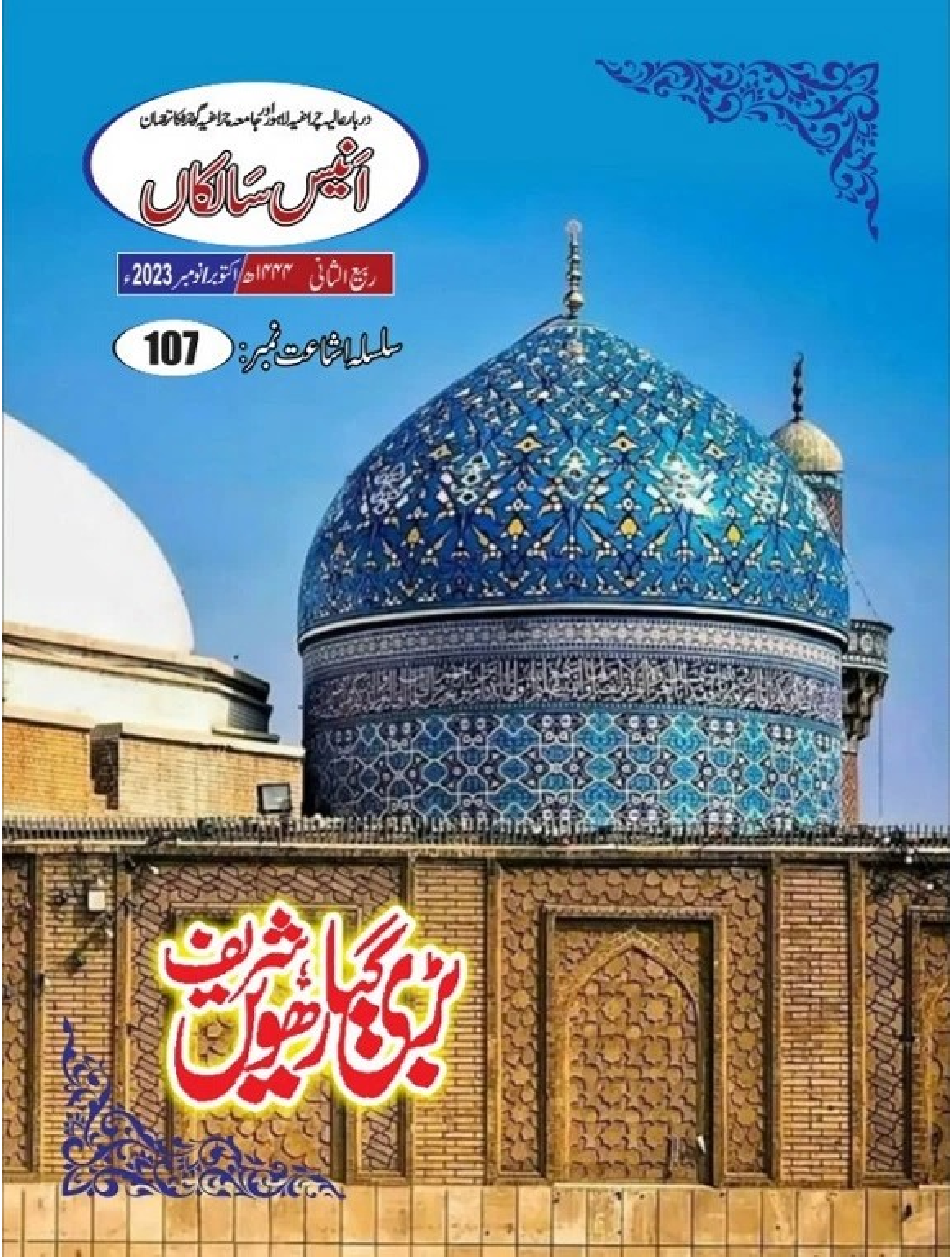

بڑی گیارھویں شریف

دربار عالیہ چراغیہ لاہور
دار العلوم جامعہ چراغیہ گوجرہ کا ترجمان

انیس سالکاں

ربیع الثانی 1445ھ / اکتوبر، نومبر 2023ء

سلسلہ اشاعت نمبر 107

بفیضان نظر کرم

امام طریقت، قطب مدار، حضور قبلہ عالم

حضرت پیر سید محمد چراغ علی شاہ صاحب مراڑوی رحمۃ اللہ علیہ

بظل عاطفت

جانشین قطب مدار، فخر الاولیاء

حضرت پیر سید محمد انیس المجتبیٰ ضیاء الحسن شاہ صاحب مراڑوی مدظلہ العالی

زیر سرپرستی

جگر گوشہ حضور قبلہ عالم نما

حضور صاحبزادہ

الحاج پیر سید محمد ذیشان المجتبیٰ ضیاء الحسن شاہ صاحب

مرکزی سجادہ نشین دربار عالیہ چراغیہ پیر کالونی شریف والٹن کینٹ لاہور

زیر نگرانی

صاحبزادہ
الحاج پیر سید محمد احسان المجتبیٰ ضیاء الحسن شاہ صاحب
صدر دار العلوم جامعہ چراغیہ گوجرہ

صاحبزادہ
الحافظ پیر الحاج سید محمد عثمان المجتبیٰ ضیاء الحسن شاہ صاحب
ناظم اعلیٰ دار العلوم جامعہ چراغیہ گوجرہ

مجلس مشاورت

علامہ مولانا قاری محمد زوار بہادر صاحب، پروفیسر ڈاکٹر مجاہد احمد صاحب، علامہ مولانا محمد الیاس صاحب

علامہ مولانا قاری سید محمد سلیم شاہ صاحب، علامہ مولانا محمد جاوید صاحب، حافظ ضیاء المصطفیٰ صاحب

علامہ مولانا الطاف احمد جمالی صاحب، حافظ عبد العلی شہزاد صاحب

مدیر

پروفیسر محمد فیض الرسول صاحب

معاون مدیر

علامہ مولانا قاری غلام یٰسین صاحب

ہدیہ
فی شمارہ 30 روپے

مجلس اشاعت

جناب عبد الرؤف صاحب، حافظ محمد صدیق صاحب
حافظ محمد علی نواز صاحب، جناب محمد احمد حسن صاحب

042-36675174
contactus@aneesesalikan.com
aneesesalikan@gmail.com
website: www.aneesesalikan.com

مرکزی دفتر: مرکزی دار العلوم جامعہ چراغیہ رضویہ گوجرہ
046-3510811
046-3512801

حسن ترتیب

صفحہ نمبر	مضامین	
3	پروفیسر محمد فیض الرسول نقشبندی	اداریہ
6	جگر مراد آبادی	حمد باری تعالی
7	علامہ اقبال	نعت رسول ﷺ مقبول
8	جناب جمیل مستانہ صاحب	منقبت حسن حضور قبلہ عالم
9	مولانا مفتی غلام یٰسین نقشبندی صاحب	درس قرآن مجید
16	مولانا مفتی غلام یٰسین نقشبندی صاحب	درس بخاری
18	پروفیسر محمد فیض الرسول نقشبندی	ایصال ثواب
20	حافظ قمر عباس	لجپال پریت نوں توڑدے نیئں
22	جناب سید غلام جیلانی شاہ صاحب	حضرت خواجہ سید بہاوالدین نقشبند شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ
24	جناب خواجہ حسنین اویسی صاحب	ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا (مقربین نبی پاک ﷺ)
29	ڈاکٹر مغیرہ بدر صاحب	ابلیس کی نسل
32	احمد حسن منظور	اخبار سالکاں

انیس سالکاں خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی تحفہ دیں۔

اگر آپ کے پاس حضور قبلہ عالم یا حضور قبلہ نما رحمتہ اللہ علیہ سے کوئی یادگار ملاقات یا آپ کی سیرت و کردار کے حوالے سے کوئی بات یا واقعہ آپ کے علم میں ہو تو آپ اسے لکھ کر نیچے دیے گئے پتہ پر ارسال کریں۔۔

اگر یہ بھی ممکن نہیں تو موبائل فون پر ریکارڈ کروا دیں۔ رابطہ نمبر 0333-4544062

اداریہ

خدا اور انسان کا تعلق

پروفیسر محمد فیض الرسول نقشبندی

اگر آپ کے متعدد ملازم ہوں تو آپ کس ملازم پر زیادہ مہربان ہوتے ہیں کون سا ملازم آپ کو زیادہ اچھا لگتا ہے؟
یقیناً آپ کا جواب یہی ہوگا کہ جو زیادہ فرمانبردار ہے جو نہ صرف ڈیوٹی احسن انداز میں کرتا بلکہ ڈیوٹی سے زیادہ بھی کام کرتا ہے جو ہر وقت آپ کے اشارے کا منتظر رہتا ہے

اللہ نے انسان کو اپنا نائب بنایا ہے اصول یہ ہے کہ ایک نوع specie کے living circle میں نائب بھی اسی نوع سے ہوتا ہے جبکہ نائب بنانے کا معیار تعلق، صلاحیت اور قابلیت ہوتا ہے

کائنات میں جنات اور فرشتوں کے علاوہ بھی بے شمار مخلوقات ہیں کائنات میں stars, planets and galaxies کے سمندر تیر رہے ہیں جو مخلوقات سے بھرے پڑے ہیں مگر انسان کو نائبیت کے قابل بنانے کے لئے قادر مطلق نے اس میں اپنی روح پھونکی جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے

فَاِذَا سَوَّیۡتُهٗ وَنَفَخۡتُ فِیۡهِ مِنۡ رُّوۡحِیۡ فَقَعُوۡا لَهٗ سٰجِدِیۡنَ - (سورۃ نمبر 15 آیت نمبر 29)

قابلیت اور صلاحیتوں کے اعتبار سے باقی مخلوقات سے superior بنانے کے لئے رب کائنات نے اپنے تقریباً سارے خصائص و اوصاف اس میں شامل کر دئیے ہیں اللہ رب العزت کے 99 نام دراصل اللہ کے اوصاف ہیں اور سارے اوصاف انسان میں بھی رکھ دئیے ہیں انسان کو بھی علیم خبیر مالک خالق رازق سمیع بصیر بنایا فرق یہ ہے اللہ کے اوصاف universal and unlimited ہیں جبکہ انسان کے خصائص worldly and limited ہیں

خدا کی ہیئت کو سمجھنے کے لئے بے شمار فلسفے پیش کئے گئے ہیں مگر کوئی بھی حتمی نہیں ہے خدا کو سمجھنا کوئی معمولی بات نہیں یہ کائنات کا سب سے بڑا سبجیکٹ ہے قرانی تصور خدا سب سے جامع و اکمل ہے خدا کے بارے اول و آخر ظاہر و باطن جیسے چار خصائص بیان کر کے اہل فکر و دانش کے سامنے غور و فکر کا لامحدود مارجن چھوڑ دیا گیا ہے

بندہ ناچیز نے خدا کی ہیئت کو کچھ ان الفاظ میں سمجھنے کی کوشش کی ہے آپ کو اختلاف کرنے کا پورا حق حاصل ہے

کائنات کی اصل خدا کی روح ہے energy iintellect, اور sovereignty کا سہ رخی امتزاج ہے اسی اصل کی condensation سے پوری کائنات وجود میں آئی ہے اسی اصل سے God particles جن سے پھر atoms, molecules and plasma وجود میں آیا اور یہ condensation کا سلسلہ آگے بڑھتے ہوئے black hole تک پہنچتا ہے اس سے آگے ابھی سائنس خاموش ہے کائنات کے ہر ذرے میں divine intellec, divine energy اور divine sovereignty پائی جاتی ہے

اس سہ رخی اصل کی condensation کے سفر میں atomic stage پر انسان کو تخلیق کیا گیا ہے۔انسان میں کائنات کی اصل یعنی divine spirit پھونک کر لطیف اور کثیف کا combination بنا کر تخلیق کیا گیا ہے انسانی جسم میں بھی energy intellect اور sovereignty جیسے بنیادی خصائص موجود ہیں*

حضرت علی علیہ سلام کا قول ہے کہ جس نے خود کو پہچان لیا اس نے گویا اپنے رب کو پہچان لیا گویا انسان کو رب کریم نے اپنا mini model بنایا ہے اس پر کوئی فتویٰ مت لگائے اس سے خالق ومخلوق کا فرق مٹ نہیں جاتا بلکہ قائم رہتا ہے اس کا مطلب ہے کہ جو رب کو جاننا چاہتا وہ انسان کی ہیئت ترکیبی اور اوصاف وخصائص پر غور کرے

حضرت سیِّدُنا ابُو ہُریرہ رَضِی اللّٰہُ تعالٰی عَنْہُ سےمروی ہے کہ کریم آقا علیہ سلام نے ارشادفرمایا کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ ارشادفرماتا ہے:’’جس نے کسی ولی کو اَذِیَّت دی، میں اس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں اور بندہ میرا قُرب سب سے زِیادہ فرائض کے ذریعے حاصل کرتا ہے اورنَوافل کے ذریعے مُسلسل قرب حاصل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ میں اس سے مَحَبَّت کرنے لگتا ہوں۔جب میں بندے کو محبوب بنالیتا ہوں،تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں،جس سے وہ سنتا ہے۔اس کی آنکھ بن جاتا ہوں،جس سے وہ دیکھتا ہے۔اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں،جس سے وہ پکڑتا ہے اوراس کے پاؤں بن جاتا ہوں،جس سے وہ چلتا ہے۔پھر وہ مجھ سے سوال کرے،تو میں اسے عطا کرتا ہوں،میری پناہ چاہے،تو میں اسے پناہ دیتا ہوں۔(بخاری،کتاب الرقاق،باب التواضع،۴/۲۴۸،حدیث:۲۰۵۶)

بندے اور رب کے درمیان اس خصوصی تعلق کو ایک اور حدیث میں یوں بیان کیا گیا ہے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ارشادفرمایا:’’بے شک قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا تو نے میری بیمار پُرسی نہیں کی۔وہ کہے گا: اے میرے رب میں کیسے آپ کی بیمار پرسی کرتا آپ تو رب العالمین ہیں؟! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو یہ نہیں جانتا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا اور تُو نے اس کی بیمار پرسی نہیں کی! کیا تو یہ نہیں جانتا کہ اگر تو اس کی بیمار پرسی کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا! اے آدم کے بیٹے، میں نے تجھ سے کھانا مانگا تو تُو نے مجھے نہیں کھلایا! وہ کہے گا: اے میرے رب، میں کیسے آپ کو کھانا کھلاتا آپ تو رب العالمین ہیں؟! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو یہ نہیں جانتا کہ میرے فلاں بندے نےتجھ سے کھانا مانگا تو تُو نے اسے کھانا نہیں کھلایا! کیا تُو یہ نہیں جانتا کہ اگر تُو اسے کھانا کھلاتا تو اس کا اجر مجھ سے پاتا! اے آدم کے بیٹے، میں نے تجھ سے پینے کو کچھ مانگا تو نے مجھے نہیں پلایا! وہ کہے گا: اے میرے رب میں کیسے آپ کو پلاتا آپ تو رب العالمین ہیں؟! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو یہ نہیں جانتا کہ میرے فلاں بندے نےتجھ سے پینے کو کچھ مانگا اور تُو نے اسے نہیں پلایا! کیا تُو یہ نہیں جانتا کہ اگر تُو اسے پلاتا تو اس کا اجر مجھ سے پاتا!۔

صحیح رواہ مسلم

اس حدیث سے تو یہ بالکل واضح ثابت ہوتا ہے کہ انسان کی کائنات میں کیا اہمیت ہے خدا کس قدر انسان کے ساتھ closely interlinked ہے اسی لئے تو انسانوں کے ساتھ حسن معاملات حسن اخلاق اور حقوق العباد ہی دین کی اصل ہے عبادات تو دین کا ایک چھوٹا چیپٹر ہے جس کا مقصود بھی انسان کی ذاتی تحسین وتنظیم اور اس کی اپنی روح کا تزکیہ وتصفیہ ہے گویا سارے دین کا مرکز ومحور ہی انسان ہے اگر کسی فرقے مسلک یا مذہب میں تکریم انسانیت کی تعلیمات کا فقدان ہے تو وہ حق پر نہیں ہے بلکہ گمراہ اور بھٹکا ہوا ہے

اگر کوئی انسان اللہ کی بندگی عبادت وریاضت کے ذریعے اپنی روح کا تزکیہ وتصفیہ کر لے تکریم انسانیت کا لحاظ رکھتے ہوئے حسن اخلاق میں کمال حاصل کر لے تو وہ رشک ملائک بن جاتا ہے وہ نائب خدا کے درجے پر متمکن ہو جاتا ہے اس سے محبت گویا خدا سے محبت کے مترادف ہے اس کی اطاعت گویا رسول کی اطاعت اور رسول کے اطاعت گویا خدا کی اطاعت کے مترادف ہے

دوسری طرف جنھوں نے انسانوں کے اندر مذہب کے لئے پائی جانے والی جبلی عقیدت ونیازمندی کی آڑ میں اپنی ذات کی پرستش شروع کروا دی تو وہ مذہبی فرعون بن جاتے ہیں ایسے فرعونوں سے بھی تاریخ بھری پڑی ہے عیسائیت اور ہندوازم میں خاص طور پر اس بنیاد پر انسانیت کا بدترین استحصال کیا گیا ہے

اسی انسان کے اندر احسن تکویم اور اسفل سافلین جیسی دو انتہاؤں کی طرف بڑھنے کا potential رکھ دیا ہے اس کی بہترین مثال امام عالی مقام امام حسین علیہ اسلام احسن تقریم جیسے انسانیت کے اعلیٰ ترین درجے پر فائز ہیں جبکہ دوسری طرف یزید اسفل سافلین کے بدترین مقام پر یہاں یہ بات مدنظر رہے کہ یزید نے رب کو کچھ نہیں کہا نہ رب کو کوئی گالی دی ہے اور نہ رب کی طرف رخ کر کے کوئی تیر چلایا ہے اس نے انسانوں پر ظلم کیا ہے اور انسان بھی وہ جو احسن تقویم کے مقام کے حامل ہیں جن کے بشری پیکر اپنے اندر کائنات کی سب سے اعلیٰ وارفع اور مزکیٰ ومصفیٰ روحیں رکھتے ہیں جن سے محبت کرنا گویا رب سے محبت کرنا ہے اور جن پر ظلم کرنا گویا خدا پر ظلم کرنے کے مترادف ہے

اب آتے ہیں تحریر کے دوسرے موضوع کی طرف جیسے آپ کو اپنا dutiful ملازم اچھا لگتا ہے اور اصل duty سے بھی زیادہ perform کرنے والا ملازم اس سے بھی زیادہ اچھا لگتا ہے اور اسے تنخواہ کے علاوہ بھی نوازنے کو دل چاہتا ہے

اسی طرح رب کو بھی اپنے احکامات احسن طریقے سے perform کرنے والا بندہ اچھا لگتا ہے فرائض نمازوں سے بڑھ کر تہجد ونوافل پڑھنے والا فرض روزوں سے بڑھ کر روزے رکھنے والا زکوٰۃ کے مقررہ نصاب سے بڑھ کر صدقہ وخیرات کرنے والا اور اپنی بساط سے بڑھ کر حقوق العباد کا لحاظ رکھنے والا بندہ اپنے رب کو زیادہ پسند ہے رب بھی اپنے ایسے بندے کو زیادہ نوازتا ہے اور اپنا زیادہ محبوب رکھتا ہے

☆☆☆

الحدیث

: وَعَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: »إِذَا رَأَیْتُمُ الْجَنَازَۃَ فَقُومُوا فَمَنْ تَبِعَہَا فَلَا یَقْعُدْ حَتّٰی تُوضَعَ «

حضرت ابوسعیدؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاو؟، اور جو شخص اس کے ساتھ جائے تو وہ اس وقت تک نہ بیٹھے حتیٰ کہ اسے رکھ دیا جائے۔“ متفق علیہ۔

Mishkat ul Masabih#1648 جنازوں کا بیان: صحیح

☆☆☆

حمد باری تعالیٰ

جگر مرادآبادی

تجھی سے ابتدا ہے، تو ہی اک دن انتہا ہوگا
صدائے ساز ہوگی اور نہ ساز بے صدا ہوگا

ہمیں معلوم ہے، ہم سے سنو محشر میں کیا ہوگا
سب اُس کو دیکھتے ہوں گے، وہ ہم کو دیکھتا ہوگا

سرِ محشر ہم ایسے عاصیوں کا اور کیا ہوگا
درِ جنت نہ وا ہوگا، درِ رحمت تو وا ہوگا جہنم ہو کہ جنت

جو بھی ہوگا فیصلا ہوگا یہ کیا کم ہے؟ ،
ہمارا اور اُن کا سامنا ہوگا

ازل ہو یا ابد، دونوں اسیرِ زلفِ حضرت ہیں
جدھر نظریں اٹھاؤ گے

یہی اک سلسلا ہوگا یہ نسبت عشق کی بے رنگ ،
لائے رہ نہیں سکتی جو محبوب خدا کا ہے، وہ محبوب خدا ہوگا

اسی امید پر ہم طالبانِ درد جیتے ہیں خوشا!
دردے کہ تیرا درد، درجہ لا دوا ہوگا

نگاہِ قہر پر بھی جان و دل سب کھوئے بیٹھا ہے
نگاہِ مہر عاشق پر اگر ہوگی تو کیا ہوگا

یہ مانا! بھیج دے گا ہم کو محشر سے جہنم میں مگر
جو دل پر گزرے گی، وہ دل ہی جانتا ہوگا

سمجھتا کیا ہے تو دیوانگانِ عشق کو، زاہد یہ ہو جائیں گے
جس جانب، اسی جانب خدا ہوگا

جگر کا ہاتھ ہوگا حشر میں اور دامنِ حضرت
شکایت ہو کہ شکوہ، جو بھی ہوگا برملا ہوگا

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب
گنبدِ آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حجاب

عالمِ آب و خاک میں تیرے حضور کا فروغ
ذرہ ریگ کو دیا تو نے طلوعِ آفتاب

شوکت سنجر و تیرے جلال کی نمود
فقر وجنید بایزید تیرا جمال بے نقاب

شوق تیرا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب میرا سجود بھی حجاب

تیری نگاہِ ناز سے دونوں مراد پا گے
عقل وغیاب وجستجو عشق حضور واضطراب

☆☆☆☆

آج کی حدیث

وَعَن سہل بن حنیف قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَأَلَ اللّٰہَ الشَّھَادَۃَ بِصِدْقٍ بَلَّغَہُ اللّٰہُ مَنَازِلَ الشُّھَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِہِ . رَوَاہُ مُسلم

حضرت سہل بن حُنیف ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جو شخص صدق دل سے اللہ سے شہادت طلب کرتا ہے تو وہ اسے شہداء کے مقام پر پہنچا دیتا ہے، خواہ اسے اپنے بستر پر موت آئے۔‘‘ رواہ مسلم۔

Mishkat ul Masabih#3808

جہاد کا بیان صحیح

منقبت بحضور قبلہ عالم (رح)

(جناب جمیل مستانہ)

قبلہ عالم دی سوہنی تنویر نے
شاہ انیس میرے پیر نے

سادگی اے ایہنی جدھی ویکھی کوئی حد نئیں
ایناں اجا کسے دا وی ویکھیا میں قد نئیں
بدل پل وچ دیندے تقدیر نے

نسبت اپنی تے مینوں بڑا مان ایں
رج رج ونڈیا لاثانی دا فیضان ایں
ونڈن والی وی تے کیتی چا اخیر نے

ایڈا لجپال کتے نظر نہ آیا اے
میں جئے نکمیاں نو سینے نال لایا اے
ایڈے لجپال صاحب توقیر نے

جہڑے جہڑے آپ دی غلامی اچ آئے نے
بڑے بڑے غلاماں رتبے اتھوں پائے
نسبت پاکاں دی نے کیتے بے نظیر نے

منزلاں توں بھلیاں دی کردے رہنمائی نے
ایویں تے نئیں لوکی ہوئے آپ دے شیدائی نے
زلف نبی دے ایہہ تے اسیر نے

جدوں مستانہ مینوں دنیا اے کہندی اے
قسم خدا دی میرے سینے ٹھنڈ پیندی اے
مینوں دتا سوہنے لقب ہے پیر نے

☆☆☆☆

درس قرآن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(حضرت علامہ مولانا مفتی غلام یٰسین نقشبندی صاحب صدر مدرس جامعہ چراغیہ رضویہ گوجرہ بحوالہ تفسیر نعیمی)

وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِیۡثَاقَ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ لَا تَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا

اللّٰہَ " وَبِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا وَّذِی الۡقُرۡبٰی وَالۡیَتٰمٰی وَالۡمَسٰکِیۡنِ وَقُوۡلُوۡا لِلنَّاسِ حُسۡنًا وَّاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ ؕ ثُمَّ تَوَلَّیۡتُمۡ اِلَّا قَلِیۡلًا

مِّنۡکُمۡ وَاَنۡتُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ (83)

ترجمہ: کنز العرفان اور یاد کرو جب ہم نے بنی اسرائیل

سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں

اور مسکینوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو) اور لوگوں سے اچھی بات کہو اور نماز قائم

رکھو اور زکوۃ دو (لیکن) پھر تم میں سے چند آدمیوں کے علاوہ سب پھر گئے اور تم

ویسے ہی اللہ کے احکام سے) منہ موڑنے والے ہو۔

ربط آیات

اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا تھا کہ بنو اسرائیل نے برے کام کیے اور برے کاموں نے ان کا احاطہ کرلیا اب اللہ تعالیٰ اس کی تفصیل بیان فرما رہا ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے پختہ عہد کیا تھا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے اور ماں باپ رشتہ داروں، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ نیک سلوک کریں گئے لوگوں سے اچھی باتیں کریں گئے نماز قائم کریں گے اور زکوۃ دیں گئے پھر چند اشخاص کے سوا باقی سب نے اس عہد کی خلاف ورزی کی۔

اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ کی عبادت کرنا، نماز قائم کرنا اور زکوۃ ادا کرنا' ماں باپ رشتہ داروں، قیموں اور مسکینوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا اور لوگوں سے اچھی باتیں کرنا یہ اس قسم کی عبادات ہیں جو ہر نبی کے دور میں مشترک رہی ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کو اہمیت کے ساتھ بیان کیا ہے اور اس کا اپنی عبادت کے ساتھ متصل ذکر کیا ہے اس لیے ہم یہاں اس کی کچھ تفصیل ذکر کر رہے ہیں اور اس کے بعد رشتہ داروں، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ حسن سلوک کا بھی بیان کریں گئے ان شاء اللہ۔ والدین کی اطاعت پر ثواب کے متعلق احادیث

حافظ منذری بیان کرتے ہیں: (1) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: اللہ کو سب

سے زیادہ کون سا عمل پسند ہے؟ آپ نے فرمایا: نماز کو وقت پر پڑھنا" میں نے پوچھا: پھر کون سا عمل؟ فرمایا: ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا۔ (بخاری مسلم) (۲) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص نے آکر جہاد کی اجازت طلب کی، آپ نے فرمایا: کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟ اس نے کہا: ہاں! فرمایا: ان کی خدمت میں جہاد کرو۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد نسائی) (۳) معاویہ بن جاہمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جاہمہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے جہاد کا ارادہ کیا ہے میں آپ کے پاس مشورہ کے لیے آیا ہوں، آپ نے فرمایا: کیا تمہاری |

ماں (زندہ) ہے؟ اس نے کہا: ہاں! آپ نے فرمایا: اس کے ساتھ چمٹے رہو کیونکہ جنت اس کے پیر کے پاس ہے۔ (ابن ماجہ نسائی حاکم نے کہا: اس کی سند صحیح ہے)

اس حدیث کو سند جید کے ساتھ طبرانی نے روایت کیا ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آپ سے جہاد کے متعلق مشورہ کیا، آپ نے فرمایا: تمہارے ماں باپ ہیں؟ میں نے کہا: ہاں! آپ نے فرمایا: ان کے پیروں کے ساتھ چمٹے رہو جنت ان کے پیروں کے نیچے ہے۔ (۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا: میں جہاد کی خواہش رکھتا ہوں اور مجھے اس پر قدرت نہیں ہے آپ نے فرمایا: کیا تمہارے والدین میں سے کوئی ایک ہے؟ اس نے کہا: میری ماں ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کے ساتھ نیکی کرنے کی زیادہ کوشش کرو جب تم یہ کرلو گے تو تم حج کرنے والے عمرہ کرنے والے اور جہاد کرنے والے ہو گے۔ اس حدیث کو ابویعلیٰ اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور دونوں کی

سند عمدہ ہے۔

(۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی بیوی سے بہت محبت کرتا تھا اور حضرت عمر اس کو نا پسند کرتے تھے انہوں نے مجھ سے کہا: اس کو طلاق دے دو میں نے انکار کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیا س کا ذکر کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو طلاق دے دو۔ (ابوداؤد ترمذی' نسائی ابن ماجہ ابن حبان) (1) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرے اس کے لیے طوبیٰ (جنت کا ایک سایا دار درخت) ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں زیادتی کرتا ہے۔
(ابویعلی، طبرانی، حاکم اصبہانی حاکم نے کہا: اس کی سند صحیح ہے)

(۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی ناک خاک آلودہ ہو اس کی ناک خاک آلودہ ہو اس کی ناک خاک آلودہ ہو پوچھا: کس کی؟ یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: جس نے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کا بڑھاپا پایا اس کے باوجود وہ جنت میں داخل نہیں ہوا۔ (مسلم) (۸) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر چڑھتے ہوئے فرمایا: آمین آمین آمین، آپ نے فرمایا: میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا: اے محمد! جس نے اپنے ماں باپ کو یا ان میں سے ایک کو پایا اور ان کے ساتھ نیکی کیسے بغیر مر گیا وہ دوزخ میں جائے اور اللہ اس کو (اپنی رحمت سے دور کر دئے کہئے آمین تو میں نے کہا: آمین، پھر کہا: یا محمد جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور مر گیا اور اس کی مغفرت نہیں ہوئی (یعنی اس

نے روزے نہیں رکھے) وہ دوزخ میں داخل کیا جائے اور اللہ اس کو (اپنی رحمت سے) دور کر دئے کیسے آمین تو میں نے کہا: آمین، اور جس کے سامنے آپ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ پڑھے وہ دوزخ میں جائے اور اللہ اس کو (اپنی) رحمت سے) دور کر دے کہیے آمین، تو میں نے کہا: آمین، (اس حدیث کو امام طبرانی نے دو سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے جن میں سے ایک سند حسن ہے امام ابن حبان نے اس کو اپنی صحیح میں روایت کیا ہے اور اس کو امام حاکم نے بھی روایت کیا ہے)۔

(۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمی سفر کر رہے تھے۔ ان کو بارش نے آلیا انہوں نے پہاڑ کے اندر ایک غار میں پناہ لی غار کے منہ پر پہاڑ سے ایک چٹان ٹوٹ کر آ گری اور غار کا منہ بند ہو گیا، پھر انہوں نے ایک دوسرے سے کہا: تم نے جو نیک عمل اللہ کے لیے کیے ہوں ان کے وسیلہ سے اللہ سے دعا کرو شاید اللہ غار کا منہ کھول دئے ان میں سے ایک نے کہا: اے اللہ! میرے ماں باپ بوڑھے تھے اور میری ایک چھوٹی بچی تھی، میں جب شام کو آتا تو بکری کا دودھ دوھ کر پہلے اپنے ماں باپ کو پلاتا پھر اپنی بچی کو پلاتا ایک دن مجھے دیر ہو گئی میں حسب معمولی دودھ لے کر ماں باپ کے پاس گیا، وہ سو چکے تھے میں نے ان کو جگانا نا پسند کیا اور ان کے ردودھ دینے سے پہلے اپنی بچی کو دودھ دینا نا پسند کیا، بچی رات بھر بھوک سے میرے قدموں میں روتی رہی اور میں صبح تک دودھ لے کر ماں باپ کے سرہانے کھڑا رہا۔ اے اللہ! تجھے خوب علم ہے کہ میں نے یہ فعل صرف تیری رضا کے لیے کیا تھا، تو ہمارے لیے اتنی کشادگی کر دے کہ ہم آسمان کو دیکھ لیں اللہ عزوجل نے ان کے لیے کشادگی کر دی حتیٰ کہ انہوں نے آسمان کو دیکھ لیا۔ (بخاری، مسلم ابن حبان) (۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ کون مستحق ہے؟ فرمایا: تمہاری ماں

اس نے پوچھا: پھر کون؟ فرمایا: تمہاری ماں اس نے پوچھا: پھر کون؟ فرمایا: تمہاری ماں اس نے پوچھا: پھر کون؟ فرمایا: تمہارا باپ۔ (بخاری ومسلم) (11) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی رضا والد کی رضا میں ہے اور اللہ کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔ (ترندی ابن حبان حاکم طبرانی) (۲۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور کہا: یارسول اللہ! میں نے بہت بڑا گناہ کرلیا ہے کیا اس کی کوئی توبہ ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا تمہاری ماں ہے؟ اس نے کہا: نہیں، فرمایا: کیا تمہاری خالہ ہے؟ اس نے کہا: ہاں! فرمایا: اس کے ساتھ نیکی کرو۔ (ترمندی ابن حبان حاکم) (۳۱) حضرت ابواسید مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ بنوسلمہ کا ایک شخص آیا' کہنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں ماں باپ کی موت کے بعد ان کے ساتھ نیکی

نیکی کرسکتا ہوں؟ فرمایا: ہاں! ان کی نماز جنازہ پڑھو ان کے لیے مغفرت کی دعا کرو کسی کے ساتھ ان کے کیے ہوئے وعدہ کو پورا کرڈ ان کے رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرڈ ان کے دوستوں کی عزت کرو۔ (ابوداؤد ابن ماجہ ابن حبان)

(الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۳۲۳ ۳۳ ملتقطاً مطبوعہ دار الحدیث القاہرہ ۱۴۱۵ ۷)

ان احادیث سے یہ معلوم ہوا کہ ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب عمل ہے اس کا ثواب جہاد کے برابر بلکہ اس سے بڑھ کر ہے اور اس کا اجر حج اور عمرہ کے مساوی ہے ماں باپ کے قدموں میں رہنا جنت کی طرف پہنچاتا ہے۔ اس سے عمر زیادہ ہوتی ہے دعا قبول ہوتی ہے دوزخ سے نجات ملتی ہے مغفرت ہوتی ہے اور ان کو راضی کرنے سے اللہ راضی ہوتا ہے۔

ماں باپ کی نافرمانی پر عذاب کے متعلق احادیث

حافظ منذری بیان کرتے ہیں: (۱) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا: کیا میں تم کو سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں! یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شریک کرنا' ماں باپ کی نافرمانی کرنا آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے پھر بیٹھ گئے اور فرمایا: سنو اور جھوٹ اور جھوٹی گواہی، آپ بار بار یہ فرماتے رہے حتی کہ ہم نے کہا: کاش آپ سکوت فرماتے۔ (بخاری، مسلم ترندی) (۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخصوں کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نظر (رحمت) نہیں فرمائے گا ماں باپ کا نافرمان عادی شرابی کوئی چیز دے کر احسان جتلانے والا اور تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے ماں باپ

کا نافرمان دیوث (اپنی بیوی کی بدکاری پر علم کے باوجود خاموش رہنے والا) اور جو عورت مردوں کی مشابہت کرے۔ (نسائی بزاران دونوں کی سند حسن ہے۔ حاکم نے کہا: اس کی سند صحیح ہے اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں اس کا پہلا حصہ روایت کیا ہے)

(۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ سو میل کی مسافت سے جنت کی خوشبو آئے گی اپنے کام کا احسان جتانے والے کو ماں باپ کے نافرمان کو اور عادی شرابی کو یہ خوشبو نصیب نہیں ہوگی۔

(طبرانی)

(۴) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمیوں کا اللہ تعالیٰ کوئی فرض قبول کرے گا نہ نفل، ماں باپ کا نافرمان احسان جتانے والا اور تقدیر کو جھٹلانے والا۔ (کتاب السنۃ) (۵) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین پر لعنت کرے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کوئی شخص اپنے والدین پر کیسے لعنت کرے گا؟ فرمایا: وہ کسی شخص کے باپ کو گالی دے گا تو وہ اس کے باپ کو گالی دے گا وہ کسی کی ماں کو گالی دے گا تو وہ اس کی ماں کو گالی دے گا۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد و ترمذی) (۶) حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا اور اس نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں اور پانچ نمازیں پڑھتا ہوں، اپنے مال کی زکوۃ دیتا ہوں، رمضان کے روزے رکھتا ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اس عمل پر فوت ہو گیا وہ قیامت کے دن نبیوں صدیقوں اور شہداء کے ساتھ ہوگا، پھر آپ نے دونوں انگلیاں کھڑی کر کے فرمایا: بہ شرطیکہ اس نے ماں باپ کی نافرمانی نہ کی ہو۔ (احمد طبرانی ان دونوں نے دو سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے اور

ان میں سے ایک سند صحیح ہے ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اس کو اپنی صحیح میں اختصار کے ساتھ روایت کیا ہے)۔ (۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سات آسمانوں کے اوپر سے لعنت بھیجتا ہے اور ان میں سے ہر ایک پر تین بار لعنت بھیجتا ہے اور ہر ایک کو ایسی لعنت بھیجتا ہے جو اس کو کافی ہے۔

قوم لوط کا عمل کرنے والا ملعون ہے قوم لوط کا عمل کرنے والا ملعون ہے قوم لوط کا عمل کرنے والا ملعون ہے غیر اللہ کے لیے

ذبح کرنے والا ملعون ہے اپنے ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا ملعون ہے۔ (طبرانی حاکم نے کہا: اس کی سند صحیح ہے) (۸)
حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا: ایک جوان آدمی قریب المرگ ہے اس سے کہا گیا کہ لا الہ الا اللہ پڑھو تو وہ نہیں پڑھ سکا" آپ نے فرمایا: وہ نماز پڑھتا تھا؟ اس نے کہا: ہاں! پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ اٹھے، آپ اس جوان کے پاس گئے اور فرمایا: کہو لا الہ الا اللہ اس نے کہا: مجھ سے نہیں پڑھا جا رہا" آپ نے اس کے متعلق پوچھا، کسی نے کہا: یہ اپنی والدہ کی نافرمانی کرتا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اس کی والدہ زندہ ہے؟ لوگوں نے کہا: ہاں! آپ نے فرمایا: اس کو بلاؤ وہ آئی، آپ نے پوچھا: یہ تمہارا بیٹا ہے اس نے کہا: ہاں! آپ نے فرمایا: یہ بتاؤ اگر آگ جلائی

جاری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

☆☆☆

الحدیث

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهُ وَإِذَا أَدْرَكَ سَجْدَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهُ .«رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جب تم میں سے کوئی غروب آفتاب سے پہلے نماز عصر کی ایک رکعت پا لے تو وہ اپنی نماز مکمل کرے، اور جب وہ طلوع آفتاب سے پہلے نماز فجر کی ایک رکعت پا لے تو وہ اپنی نماز مکمل کرے۔‘‘ رواہ البخاری۔

Mishkat ul Masabih#602

نماز کا بیان **Status** صحیح

درس بخاری

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(حضرت علامہ مولانا مفتی غلام یٰسین نقشبندی صاحب صدر مدرس جامعہ چراغیہ رضویہ گوجرہ بحوالہ تفسیر نعیمی)

حیاء امور ایمان سے ہے

- بَابُ الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ آبِيْهِ أَنّ رَسُوْل نّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ مَرّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ دَعْهُ ؟ فَإِنّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَان .] طرف الحديث:۶۱۱۸ (صحیح مسلم:۳۷ سفر الورود:۵۹۷۳ سنن نسائی: ۸۳۰۵ سفر

امام بخاری روایت کرتے ہیں کہ ہمیں عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہوں کہا: ہمیں امام مالک بن انس نے از ابن شہاب از سالم بن عبداللہ از والدخود یہ خبردی کہ رسول اللہ منی نیز اینیم انصار کے ایک شخص کے پاس سے گزرے تو وہ اپنے بھائی کو حیاء کے متعلق نصیحت کر رہا تھا تب رسول اللہ صلی ہیں کہ ہم نے فرمایا: اس کو چھوڑو کیونکہ حیاء ایمان سے ہے۔

حدیث مذکور کے رجال کا تعارف

(۱) عبداللہ بن یوسف (۲) امام مالک بن انس (۳) محمد بن مسلم بن شہاب زہری ان سب کا تعارف ہو چکا ہے (۴) سالم بن عبداللہ بن عمر القرشی العدوی یہ جلیل القدر تابعی ہیں، امام مالک نے کہا: سالم کے زمانہ میں صالحین میں سے کوئی شخص ان کے مشابہ نہیں تھا ابن راحویہ نے کہا: سب سے زیادہ صحیح سند یہ ہے: زہری از سالم از عبداللہ بن عمر۔ یہ ۱۰۶ ھ یا ۱۰۸ ھ میں مدینہ میں فوت ہو گئے حضرت عبداللہ بن عمر سے ان کے چار بیٹوں نے احادیث روایت کی ہیں: سالم عبداللہ حمزہ اور بلال (۵) حضرت عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ ان کا تعارف ہو چکا ہے۔ (عمدۃ القاری ج ۱ ص ۱۸۲)

حیاء کی دو قسمیں

حیاء کی ایک قسم جبلی اور فطری حیاء ہے یہ انسان کا وہ وصف ہے جو اس کو قبیح اور رذیل کاموں سے روکتا ہے اور اس کو نیک کاموں پر ابھارتا ہے۔ حیاء کی دوسری قسم کسبی ہے جس کو انسان اپنے اختیار اور ارادہ سے حاصل کرتا ہے جیسے بندہ کا اس سے حیاء کرنا کہ وہ قیامہ کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوگا اور اس وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کو ترک کردے اس کو شرعی حیا بھی کہتے ہیں۔ اس کی تعریف بھی ہے کہ جو کام شرعا ممنوع ہو اس کے کرنے سے انسان کے اندر انقباض اور گھٹن کی کیفیت پیدا ہو۔ زیر بحث حدیث میں وہ شخص اپنے بھائی کو مطلقاً حیاء کرنے سے منع کر رہا تھا، حالانکہ جائز اور مشروع کاموں کو حیاء کی وجہ۔ ترک کرنا مذموم ہے لیکن حرام اور مکروہ کاموں کو حیاء کی وجہ سے ترک کرنا محمود اور مستحسن ہے اس لیے اس شخص کا اپنے بھائی کو مطا حیاء کرنے سے منع کرنا صحیح نہ تھا اس لیے منی منی بیدارنہم نے فرمایا: اس کو چھوڑو کیونکہ حیاء بھی امور ایمان میں سے ہے۔

حیاء کے متعلق دیگر احادیث حضرت ابن مسعودنمی کنند بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ لی میری نیم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے حیاء کرنے کا معنی یہ ہے کہ تم سر کی حفاظہ کرو اور سر جن چیزوں کو محیط ہے ان کی حفاظت کرو اور پیٹ کی حفاظت کرو اور پیٹ جن کو جامع ہے ان کی حفاظت کرو اور تم موت کو جسم کے بوسیدہ ہونے کو یاد کرو اور جو آخرت کو یاد کرتا ہے وہ دنیا کی زینت کو ترک کر دیتا ہے جس نے یہ کرلیا ٭ اس نے اللہ تعالی۔ ایسی حیاء کی جیسی دیا کرنے کا حق ہے۔ (مسند احمد ج ص ۱۸۳۱ ۷ اسفن ترندی: ۲۴۵۸ ۷ مسند الہز ار: ۲۰۲۵ المستدرک ج ۴ ص ۳۲۴) حضرت عمران بن حصین منی کنند بیان کرتے ہیں کہ نبی میں کیا کہ ہم نے فرمایا: حیا سے خیر ہی خیر حاصل ہوتی ہے۔ (صحیح البخاری: ۶۱۱۷ ٭ صحیح مسلم: ۷

حضرت ابو مسعود می کنند بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ لی ہیں ہم نے فرمایا: لوگوں نے جو نبوت کا ابتدائی کلام پایا وہ یہ ہے کہ جب میں حیاء نہ ہو تو پھر جو چاہو کرو۔ (صحیح البخاری: ۶۱۲۰)

☆☆☆

☆. صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد والہ واصحابہ وسلم.

نوٹ: ایک ایک تسبیح نمازِ فجر کے بعد

ایصال ثواب

الحمدللہ عزوجل ہم مسلمانوں کے گھروں میں اپنے مرحومین کے ایصال ثواب کے لیےقرآن کی تلاوت،حمد،نعت، ذکراور پھرلنگر وغیرہ کا اہتمام کیا جاتا ہےاورآخر میں بذریعہ دعا ان سب نیک کاموں کا ثواب اپنے مرحومین کوبھیج دیا جاتا ہےاوراس کا نام سنی مسلمانوں کے نزدیک کبھی،ختم شریف، فاتحہ کبھی چالیسواں کبھی دسواں تیجہ وغیرہ رکھ دیا جاتا ہے، اور یہ سب کام تلاوت ذکرنعت وغیرہ جائز ہی ہیں جیسا کہ واضح ہے کسی خاص دلیل کی حاجت نہیں .

یہاں پرخاص کھانا سامنے رکھ کراس پر کچھ پڑھنا جیسے آج کل مروجہ ختم شریف، ساتواں دسواں وغیرہ پرایک حدیث اور چند بزرگوں کے اقوال پیش کر دیتا ہوں، چنانچہ بخاری اور مسلم شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت موجود ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے ایک دفعہ حضور علیہ السلام کو کھجوراور گھی سے بنی ہوایک کھانے کی چیز بھیجی تو آپ علیہ السلام نے اس کھانے پر ہاتھ مبارک رکھا اور کچھ پڑھا پھر دس دس صحابہ کرام کو بلا کر کھانا کھلایا تقریبا تین سوافراد نے پیٹ بھر کر کھایا (بخاری، کتاب الاطعمہ۔مسلم کتاب الحج)

اشعۃ اللمعات میں شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں ’’مستحب یہ ہے کہ مردہ کے عالم دنیا سے پردہ کرنے کے بعد سات دن تک اس کی طرف سے صدقہ کیا جا کیونکہ اس سے میت کو فادہ ہوتا ہےاوراس پرتمام اہل علم کا اتفاق ہےاوراس پراحادیث صحیحہ وارد ہو ہیں‘‘

(اشعۃ اللمعات،ج1،ص716)

حضرت ملاعلی قاری علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں:’’ان المسلمین مازالوافی کل مصروعصر یجتمعون ویقرؤن لموتاھم من غیرنکیر فکان ذالک اجماعا‘‘ ترجمہ: بے شک مسلمان بغیرکسی انکار کے ہرشہراور ہر دور میں اکھٹے ہوتے ہیں اورمردوں کے لیےقرأت کرتے ہیں تو یہ(اس کے جواز پر) اجماع ہے۔

(مرقاۃ،باب دفن لمیت)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتےہیں: ''دودھ چاول پر کسی بزرگ کی فاتحہ دی جا، ان کی روح کو ثواب پہنچانے کی نیت سے پکایں اور کھایں تو اس میں مضاقہ نہیں اور اگر کسی بزرگ کی فاتحہ دی جا تو مالداروں کو بھی کھانا جاز ہے'' (زبدۃ النصاح، ص 123)

فتاوی عزیزیہ میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں: ''جو کھانا امام حسن و حسین رضی اللہ تعالی عنھما کو نیاز کریں اس کھانے پر سورۃ فاتحہ قل شریف اور درود شریف باعث برکت ہے اور ایسے کھانے کا کھانا بھی بہت اچھا ہے'' (فتاوی عزیزیہ، ج 1، ص 78)

اور تفسیر عزیزی میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں: ''مردہ کسی ڈوبنے والے کی طرح فریادرس کا منتظر ہوتا ہے اور اس وقت صدقے دعایں اور فاتحہ اسے بہت کام آتیں ہیں، یہی وجہ ہے کہ لوگ موت سے ایک سال تک خصوصا چالیس دن تک اس طرح کی امداد میں بھرپور کوشش کرتے ہیں'' (تفسیر عزیزی، آیۃ والقمر اذا اتسق)

حاجی امداداللہ مہاجر مکی نے ''فیصلہ ہفت مسلہ'' میں کھانا سامنے رکھ کر کچھ کلام الہی پڑھ کر دعا مانگنے کو ثواب اور جمع بین العبادتین کا خیال ذکر کیا اور پھر فرمایا: ''گیارہویں شریف حضور غوث پاک اور دسواں، بیسواں، چہلم و ششماہی و سالانہ وغیرہ۔۔۔اور دیگر ثواب کے کام اسی قاعدہ پر مبنی ہیں''

☆☆☆

لجپال پریت نوں توڑ دے نئیں
جدی باں پھڑ لین فر چھوڑ دے نئیں۔

انتظار تھا کہ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔ آج تو آنکھیں تھک گئیں کبھی دائیں دیکھتے کبھی بائیں۔ نہ جانے کونسا لمحہ ہو کہ ریل گاڈی کا سگنل بجے۔ اور وہ اپنی منزل تک پہنچ جائیں۔ ان کا دل بہت تیز دھڑک رہا تھا کہ اچانک شور ہوا سامان اٹھاو سامان اٹھاو گاڑی آگئی گاڑی آگ ۓ۔ وہ ٹرین کی طرف بھاگے اور جلدی سے سوار ہو گئے۔ ٹرین کو چلے زیادہ وقت نہ گزرا تھا کہ ٹرین موجودہ علاقہ انڈیا میں داخل ہو گئی۔ جیسے ہی ٹرین ایک سٹیشن پہ رکی وہ صوفی بھی اترے اور چلتے چلتے ایک بزرگ کے پاس جا پہنچے۔ کچھ دیر قیام کیا ملاقات ہوئی اور پھر واپس تشریف لے آئے۔

یہ سلسلہ کئی روز چلتا رہا کہ اک روز وہ صوفی صاحب اپنے معمول کیمطابق سٹیشن پر پہنچے ہی تھے کہ سب کچھ بدل گیا۔

یہ واقعہ پاکستان بننے سے پہلے کا ہے۔ اور یہ واقعہ میرے اور آپ کے آقا و مولا حضور قبلہ عالم پیر سید محمد چراغ علی شاہ صاحب کے ایک خاص مرید اور خلیفہ کا ہے۔ جن کا اسم گرامی جناب صوفی عطا محمد صاحب تھا۔ بھائی عطا محمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے بیعت تو حضور قبلہ عالم سرکار کی کی تھی لیکن جانے انجانے میں کسی اور بزرگ سے ملاقات ہوگئی۔ اثر ایسا تھا کہ سمجھ نہ پایا اور دیوانہ وار ہر روز میلوں سفر طے کر کے ان کے پاس پہنچ جاتا۔ یہ سلسلہ جاری تھا کہ ایک دن معمول کیمطابق میں سٹیشن پہ کھڑا ریل گاڈی کا انتظار کر رہا تھا کہ کیا دیکھتا ہوں میرا ایک پیر بھائی یعنی حضور قبلہ عالم سرکار کا کوئی غلام سٹیشن پہ موجود تھا۔ مجھے دیکھتے ہی میرے طرف بڑھا۔ ہم دونوں باتیں کرنے لگے۔ میں دل ہی دل میں سوچتا کہ یہ (پیر بھائی) جلدی سے چلا جائے اور میں بھی ٹرین پہ سوار ہو جاؤں لیکن پیر بھائی تو جانے کا نام نہ لیا۔ کافی دیر ہوگئی میرا دل بے چین ہوتا جا رہا

تھا کسی طرح میں اس بزرگ کے پاس پہنچ جاوں۔ اتنے میں ٹرین آ گئی۔ دل تو چاہا کہ سوار ہو جاوں لیکن پیر بھائی کے لحاظ کیوجہ سے خاموش رہا۔ بالآخر ٹرین آئی اور چلی گئی۔ میں دل ہی دل میں پیر بھائی کو کوستا رہا لیکن زباں سے کچھ نہ کہا۔ ابھی کچھ وقت گزرا ہی تھا کہ میں نے محسوس کیا آہستہ آہستہ جیسے میرے دل کو سکون سا ملتا جا رہا تھا۔ لیکن میری حیرت کی انتہا نہ رہی جب پیر بھائی نے پوچھا۔ کیا تمہارے دل کو اطمینان مل رہا ہے؟ اور میرے پاوں تلے زمین نکل گئی جب پیر بھائی نے کہا میں خود نہیں آیا مجھے یہاں آنے کا حضور قبلہ عالم سرکار کی طرف حکم ہوا ہے۔

یہ الفاظ سننے تھے کہ ایک طرف دل جو پہلے بے چین تھا اب پرسکون ہو گیا۔ لیکن میں خود میں پشیماں ہو گیا کہ میں اپنے آقا اپنے مولا اپنے لجپال اپنے غمخوار حضور قبلہ عالم سرکار کو چھوڑ کر کہیں اور جا رہا تھا قبلہ عالم سرکار نے آ کے پریت نبھا دی۔

☆☆☆☆☆

حضرت خواجہ سید بہاوالدین نقشبند شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ

تعارف:-

حضرت خواجہ خواجگان بہاؤالدین نقشبند بخاری رحمتہ اللہ علیہ مسلم صوفی سلسلہ نقشبندیہ کے بانی تھے۔ یہ سلسلہ پوری دنیا میں سب سے زیادہ مقبول اور بڑا سلسلہ مانا جاتا ہے۔

ولادت:-

آپ کا نام محمد اور والد کا نام بھی محمد ہے۔آپ کا تعلق سادات خاندان سے ہے۔اسلامی تاریخی شہر بخارا سے تین میل کے فاصلہ پر قصر ہندواں نیا نام قصر عارفاں نامی قصبہ میں **14** محرم الحرام **728** ہجری میں پیدا ہوئے۔

سوانح حیات:-

محمد بن محمد بہاؤالدین البخاری رحمتہ اللہ علیہ سلسلہ نقشبندیہ کے بانی ان کا لقب شاہ نقشبند ہے جس کی تشریح علم الٰہی کی لاثانی تصویر کھینچنے والا سے کی گئی یا زیادہ صوفیانہ انداز میں اپنے دل میں کمال حقیقی کا نقش رکھنے والا۔انہیں الشاہ کا جو لقب دیا گیا ہے اس سے مراد روحانی رہبر ہے۔نسبت الاویسی سے یہ مراد ہے کہ ان کی نسبت روحانی براہ راست حضرت سیدنا خضر علیہ السلام اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے تھی۔

آثارِ ولایت:-

* بچپن ہی سے آپکی پیشانی پر آثار ولایت و ہدایت نمایاں تھے اور یہ کیوں نہ ہوں جبکہ آپکی ولادت سے بھی پہلے وہاں سے گذرتے ہوئے قطب عالم محمد بابا سماسی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ مجھے یہاں سے ایک مرد خدا کی خوشبو آتی ہے۔ایک اور مرتبہ فرمایا اب وہ خوشبو زیادہ ہوگئی ہے اور جب آپ پیدا ہوئے اور دعا کے لیے آپ کے پاس لائے گئے تو انہیں اپنی فرزندی میں قبول فرمایا اور توجہات سے نوازا۔اس طرح شاہ نقشبند کی ابتدائی روحانی تربیت بابا سماسی رحمتہ اللہ علیہ نے کی اور بعد میں آپ کو سید امیر کلال رحمتہ اللہ علیہ کے سپرد فرمایا۔

حصول علم باطنی:-

گو آپ نے ظاہری طور پر طریقت کی تعلیم و تربیت سید امیر کلال سے حاصل کی لیکن روحانی طور پر آپکی تربیت قطب عالم عبد الخالق غجدوانی نے اویسی طریقہ پر فرمائی۔ چنانچہ خود فرماتے ہیں میں اوائل احوال میں جذبات و بیقراری کے عالم میں راتوں

کو اطراف بخارا میں پھرا کرتا تھا اور ہر مزار پر جاتا تھا۔ ایک رات میں تین مزارات پر گیا۔ آخر میں جس بزرگ کے مزار پر گیا وہاں حالت بے خودی میں میں نے دیکھا کہ قبلہ کی جانب سے دیوار شق ہوگئی اور ایک بڑا تخت ظاہر ہوا جس پر ایک بزرگ تشریف فرما تھے۔ الغرض ایک شخص نے مجھے بتایا کہ یہ عبد الخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ میں نے خواجہ کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ آپ نے سلام کا جواب دیا اور وہ ارشادات فرمائے جو سلوک کے ابتدا اور درمیان میں وانتہا سے تعلق رکھتے ہیں۔ یعنی مکمل سلوک کی تعلیم دیدی۔ اس موقع پر تاکیدی طور پر آپ نے مجھے ارشاد فرمایا استقامت سے شریعت کے شاہراہ پر چلنا۔ کبھی اس سے قدم باہر نہ نکالنا۔ عزیمت اور سنت پر عمل کرنا اور بدعت سے دور رہنا۔ اسی لیے مدت العمر آپ شریعت وسنت پر کاربند رہے اور اتباع شریعت اور رسم و بدعت سے نفرت طریقہ عالیہ نقشبندیہ کی امتیازی علامات ہیں۔ نقشبندی سلسلہ آپ کی طرف منسوب ہے۔ طریقہ عالیہ نقشبندیہ کی تین اصطلاحات وقوف زمانی، وقوف عددی اور وقوف قلبی شاہ نقشبند قدس سرہ نے مقرر فرمائی ہیں اور آپ اویسی بھی ہیں کہ آپ کو روحانی نسب خواجہ عبد الخالق سے حاصل ہوئی۔

وصال:-

آپ کا وصال بروز پیر 3 ربیع الاول 791ھ مطابق 21 فروری 1390ء کو 73 برس کی عمر میں آبائی گاو?ں قصر عارفاں میں ہوا۔ ان کی قبر پر ایک شاندار مزار تعمیر کیا گیا اور یہ بخارا کے قابل ذکر مقامات میں شامل ہے۔ مشہور یہ ہے کہ آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ میرے جنازہ کے سامنے یہ شعر پڑھا جائے

مفلسانیم آمدہ در کوئے تو
شیئا للہ از جمال روئے تو

ترجمہ: میرے مولیٰ میں ایک مفلس کی حیثیت سے آپکی بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں، خدارا اپنا جلوہ جہاں آرا مجھے دکھادے۔

☆☆☆☆☆

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی بیٹی ہیں۔ان کی ماں کا نام زینب ام رومان ہے۔سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہ کی کنیت ام عبداللہ ہے۔

خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالی عنہ کی خواہش اور ترغیب پر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کو نکاح کا پیغام دے کر ام رومان کے پاس بھیجا۔ام رومان نے رضامندی ظاہر کی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ گھر آئے تو ان سے تذکرہ کیا۔انہوں نے کہا کہ عائشہ تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بھائی کی بیٹی ہے کیا یہ جائز ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہلا بھیجا کہ تم اسلام میں میرے بھائی ہو اور میں تمہارا بھائی ہوں، یہ نکاح جائز ہے۔

رشتہ کے حقیقی یا باپ شریک یا ماں شریک بھائی کی لڑکی سے نکاح درست نہیں دینی بھائی کی لڑکی سے نکاح جائز ہے۔صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالی عنہ کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں کہلا بھیجا کہ نکاح کے لیے تشریف لے آئیں۔چنانچہ حضور کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لے گئے اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے ماہ شوال 10 سنہ مکہ معظّمہ میں سیدہ عائشہ کا نکاح کر دیا۔اس وقت سیدہ عائشہ کی عمر 17 سال تھی لیکن رخصتی ہجرت کے پہلے سال شوال میں مدینہ منورہ میں 19 سال کی عمر میں ہوئی۔حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک پیالہ دودھ سے لوگوں کی دعوت ولیمہ فرمائی۔

آپ کے فضائل میں بہت سی احادیث صحیحہ وارد ہیں۔صحیح بخاری میں حضرت موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا مردوں میں تو بہت تکمیل کی طرف سے کو پہنچے مگر عورتوں کے اندر صرف مریم بنت عمران اور اسیہ زوجہ فرعون ہی تکمیل کو پہنچی اور عائشہ کو تو سب عورتوں پر ایسی ہی فضیلت ہے جیسے ثرید کو سب کھانوں پر۔

ثرید یعنی روٹی شوربا بوٹیاں بہترین غذا ہے۔ساری غذاؤں سے افضل کہ زود ہضم نہایت ہی مقوی بہت مزیدار

چبانے سے بے نیاز بہت صفات کی جامع غذا ہے۔ایسے ہی سیدہ عائشہ صورت، سیرت، علم، عمل، فصاحت، فطانت، زکاوت، عقل، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی محبوبیت وغیرہ، ہزار ہا صفات کی جامع ہیں۔آپ بہت احادیث کی جامع اور علوم قرانیہ کی ماہر بی بی ہیں۔

اس فضیلت کی وجہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے وہ کمالات روحانیہ ہیں جن کی وجہ سے ان کا منصب بارگاہ الٰہی میں نہایت بلند تھا۔اور جن کے وجود سے ان کو انوار نبوت سے بدرجہ اتم منور ہونے کی قابلیت حاصل ہوگئی ہے۔اسی کا ذکر صحیح بخاری کی اس حدیث میں ہے جسے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ عائشہ ہی ہے کہ میں اس کے لحاف میں ہوتا ہوں تو اس وقت بھی وحی کا نزول ہوتا ہے مگر دیگر ازواج کے بستروں پر ایسا کبھی نہیں ہوا، یہی وجہ تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا: پیاری بیٹی جس سے میں محبت کرتا ہوں کیا تم اس سے محبت نہیں رکھتی، عرض کیا ضروری یہی ہوگا۔ ارشاد فرمایا: کہ تب تم بھی عائشہ سے محبت رکھا کرو۔(بخاری ومسلم)

یعنی اے فاطمہ تم عائشہ صدیقہ سے محبت والفت کرو اور کوئی بات ایسی نہ کرو جو انہیں تکلیف دے کیونکہ ان کی تکلیف سے مجھے تکلیف ہوگی اس سے معلوم ہوا کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے محبت حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے محبت ہے اور سیدہ عائشہ سے عداوت حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عداوت ہے سیدہ کی تکلیف حضور کی تکلیف ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہ کے کمالات عالیہ پر یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے۔جسے بخاری مسلم میں روایت کیا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا: یہ جبریل ہیں اور تم کو سلام کہتے ہیں۔حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ نے جواب میں فرمایا کہ ان پر بھی اللہ کی سلامتی اور رحمت ہو مگر جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم دیکھتے ہیں وہ میں نہیں دیکھتی۔(مشکوۃ)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھتے تھے اور باوجود یہ کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے گھر اور میرے پاس ہی حضور کی خدمت میں آتے تھے مگر میں انہیں نہ دیکھتی تھی۔

ابن سعد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہ سے نقل کیا ہے کہ خود عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہ فرمایا کرتی تھی کہ مجھے تمام ازواج مطہرات پر ایسی دس فضیلتیں حاصل ہیں جو دوسری ازواج مطہرات کو حاصل نہیں ہوئیں

1) حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے میرے سوا کسی دوسری کنواری عورت سے نکاح نہیں فرمایا۔

2) میرے سوا ازواج مطہرات میں سے کوئی بھی ایسی نہیں جس کے ماں باپ دونوں مہاجر ہوں

3) اللہ تعالی نے میری برائت اور پاک دامنی کا بیان آسمان سے قرآن میں نازل فرمایا۔

4) نکاح سے قبل حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ایک ریشمی کپڑے میں میری صورت لاکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھلا دی تھی اور آپ تین راتیں خواب میں مجھے دیکھتے رہے۔

5) میں اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک ہی برتن میں سے پانی لے لے کر غسل کیا کرتے تھے یہ شرف میرے سوا ازواج مطہرات میں سے کسی کو بھی نصیب نہیں ہوا۔

6) حضور اقدس صلی اللہ علیہ والہ وسلم نماز تہجد پڑھتے تھے اور میں اپ کے اگے سوئی رہتی تھی۔امہات المومنین میں سے کوئی بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس کریمانہ محبت سے سرفراز نہیں ہوئی۔

7) میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ ایک لحاف میں سوتی رہتی تھی اور آپ پر اللہ تعالی کی وحی نازل ہوا کرتی تھی یہ وہ اعزاز خداوندی ہے جو میرے سوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ مطہرہ کو حاصل نہیں ہوا۔

8) وفات اقدس کے وقت حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اپنی گود میں لیے ہوئے بیٹھی تھی اور آپ کا سرانور میرے سینے اور حلق کے درمیان تھا اور اسی حالت میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا وصال ہوا۔

9)حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے میری باری کے دن وفات پائی۔

10)حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی قبر انور میرے گھر میں بنی۔(زرقانی)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کا حجرہ قیامت تک فرشتوں، انسانوں اور جنات کی زیارت گاہ بنا۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی حجرہ آخری آرامگاہ بنا۔

خود صدیقہ "صدیق کی بیٹی" سید الانبیاء کی دنیا واخرت میں زوجہ۔

جن کا پہلو ہو نبی کی آخری آرام گاہ
جن کے حجرے میں قیامت تک نبی ہوں جاگزیں

☆☆☆☆☆

الحدیث

وَعَنْ أَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَيَعْجَزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِی لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟« قَالُوا: وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: »قُلْ هُوَ الله أحد« يعدل ثلث الْقُرْآن . رَوَاهُ مُسلم

حضرت ابودرداءؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی رات میں تہائی قرآن پڑھنے سے عاجز ہے؟“ صحابہ نے عرض کیا، تہائی قرآن کیسے پڑھا جا سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”سورہ؟ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے۔“ رواہ مسلم۔

Mishkat ul Masabih#2127

فضائل قرآن کا بیان صحیح

ابلیس کی نسل

ابلیس کی نسل کی ابتدا جس جن سے ہوئی اس کا نام "طارانوس" کہا جاتا ہے

طارانوس ابلیس سے ایک لاکھ چوالیس ہزار سال قبل دنیا پہ موجود تھا۔ طارانوس کی نسل تیزی سے بڑھی کیونکہ ان پہ موت طاری نہیں ہوتی تھی اور نہ بیماری لگتی تھی البتہ یہ چونکہ آتشی مخلوق تھی تو سرکشی بدرجہ اتم موجود تھی

اس جنوں کی نسل کو پہلی موت فرشتوں کے ہاتھوں پیدائش کے 36000 سال بعد آئی جس کی وجہ سرکشی تھی یہاں پہلی بار موت کی ابتدا ہوئی اس سے پہلے موت نہیں ہوتی تھی۔ بعد میں "چلپانیس" نامی ایک نیک جن کو جنات کی ہدایت کا ذمہ سونپا گیا اور وہ ہی شاہ جنات قرار پائے اس کے بعد "ہاموس" کو یہ

ذمہ داری دی گئی۔ ہاموس کے دور میں ہی "چلیپا" اور "تبلیث" کی پیدائش ہوئی۔ یہ دونوں اپنے وقت کے بے حد بہادر جنات تھے اور ان کی قوم نے چلیپا کو شاشین کا لقب اس کے شیر کے جیسے سر کی وجہ سے دیا۔ ان دونوں جنات کی وجہ سے ساری قوم کہنے لگ گئی کہ ہمیں اس وقت تک کوئی نہیں ہرا سکتا جب تک شاشین اور تبلیث ہمارے درمیان موجود ہیں۔ ان دونوں کی وجہ سے قوم کے جنات آسمان تک رسائی کرنے لگے اور تیسرے آسمان پر جا کر شرارت کر آتے تھے۔ ایسے میں حکم الٰہی سے فرشتوں نے ان پر حملہ کیا اور عبرتناک شکست دی۔ اسی دوران جب "عزرائیل علیہ السلام" کو ابلیس نے دیکھا تو سجدہ میں گر گیا ابلیس شروع سے ہی ایک نڈر اور ذہین بچہ تھا اس میں باپ کی بہادری اور ماں کی مکاری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اس نے ملائکہ کے ساتھ جا کر توبہ کا باقاعدہ اعلان کیا اور پھر فرشتوں سے فیض علم حاصل کرنے لگا۔ علم حاصل کرنے اور ریاضت کا یہ عالم تھا کہ پہلے آسمان پہ "عابد"، پھر دوسرے آسمان "زاہد"، تیسرے آسمان پر "بلال"، چوتھے آسمان پر "والی"، پانچویں آسمان پر "تقی" اور چھٹے آسمان پر "کبازان" کے نام سے مشہور ہوا۔ یہ وہ وقت تھا جب یہ فرشتوں کو سکھاتا تھا۔ ساتویں آسمان پہ ابلیس بقع نور میں رہا ہفت افلاک کے سب ملائکہ کا معلم قرار دیا گیا یہاں تک پہنچ کر ابلیس نے اپنی عاجزی اور ریاضت کی انتہا کر دی۔

کم وبیش ابلیس نے چودہ ہزار سال عرش کا طواف کیا یہاں اس نے فرشتوں میں استاد/سرادر "عزازیل" کے نام سے شہرت

پائی کم وبیش تیس ہزار سال مقربین فرشتوں کا استاد رہا۔ ابلیس کے درس و وعظ کی میعاد کم وبیش بیس ہزار سال ہے۔ فرشتوں کے ساتھ قیام کی مدت کم وبیش اسی ہزار سال ہے۔

ابلیس کو حکم ہوا کہ داروغہ جنت "رضوان" کی معاونت کرواور اہل جنت فرشتوں کو اپنے علم وفضل سے بہرہ ور کرو یوں ابلیس کو جنت میں داخلے کا پروانہ مل گیا اور جنت میں بھی اپنے علم سے داروغہ جنت رضوان کو سیراب کیا اور یوں جنت رضوان کی کنجیاں ابلیس کے پاس رہیں۔ روایات کے مطابق ابلیس **40** ہزار سال تک یہ فرض خزانچی انجام دیتا رہا۔ یہی وہ مقام اعلیٰ ترین جنت رضوان ہی تھا جہاں ابلیس نے پہلی بار بادشاہت کے خواب دیکھنے شروع کیے۔ اس وقت ابلیس کے پاس ہفت اقلیم، افلاک، جنت و دوزخ سب کا اختیار تھا اور اس نے چپے چپے پہ سجدے کیے تھے۔ مگر یہاں پہ ابلیس عاجزی سے پہلی بار بھٹکا اور خود کو بادشاہ بنانے اور رب بن جانے کے خواب دیکھنا شروع کیے۔ کئی ملائکہ کے سامنے ربوبیت کی بابت بات بھی کی مگر ملائکہ کے انکار کے سبب چپ ہو گیا اور یوں نظام چلتا رہا مگر اس سب سے اللہ تعالیٰ کی ذات بے خبر نہ تھی۔
پھر آدم علیہ السلام کی تخلیق کا مرحلہ آیا جیسے قرآن مجید میں واقعات بیان ہوئے ہیں۔ ابلیس آدم علیہ السلام کو جزو جزو مرحلہ وار مختلف اقسام کی مٹی سے تخلیق ہوتا دیکھتا رہا اور چپ رہا مگر جیسے ہی اسے یہ معلوم ہوا کہ یہ آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا نائب ہے تو اس نے واویلا کیا عبادات اور اطاعت ؟ کا واسطہ دیا پھر طنز کیا کہ مجھ جتنی عبادت کس نے کی ہے اور آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکاری ہوا۔

تب اللہ تعالیٰ نے کہا نکل جا شیطان مردود۔ لعنتی قرار پانے کے بعد ابلیس نے اپنی عبادات اور ریاضت کا رب کریم سے عوض مانگا جس پر اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو ایک وقت معلوم تک مہلت فراہم کی۔ جس پر ابلیس نے اولادِ آدم کو صراطِ مستقیم سے بھٹکا کر اپنا پیروکار بنانے کا دعویٰ کیا جس پر رب کریم نے فرمایا کہ جو متقی اور پرہیزگار ہوں گے تو ان کو گمراہ نہیں کر پائے گا۔

ابلیس کے اس لعنتی کام میں اس کے پانچ ساتھی ہیں۔

1۔ثبر « اس کے اختیار میں مصیبتوں کا کاروبار

ہے جس میں لوگ ہائے واویلا کرتے ہیں گریبان پھاڑتے ہیں منہ پہ طمانچے مارتے ہیں اور جاہلیت کے نعرے لگاتے ہیں۔

2۔اعور « یہ لوگوں کو بدی کا مرتکب کرتا ہے اور بدی کو لوگوں پہ اچھا اور پسندیدہ کر کے دکھاتا ہے۔

3۔مسوّط « یہ کزب، جھوٹ اور دروغ پہ مامور ہے جسے لوگ کان لگا کر سنیں۔

یہ انسانوں کی شکل اپنا کران سے ملتا ہے اور انھیں فساد برپا کرنے کی جھوٹی خبریں سناتا ہے۔

4۔ داسم « یہ آدمی کے ساتھ گھر میں داخل ہوتا ہے اور گھر والوں کے عیب دکھاتا ہے اور آدمی کو گھر والوں پہ غضبناک کرتا ہے۔

5۔زکنبور « یہ بازاروں کا مختار ہے بازاروں میں آ کر یہ بددیانتی کے جھنڈے گاڑتا ہے۔ بازاروں میں برائیوں اور فحاشی پہ ورغلاتا ہے۔

ابلیس کا آدم علیہ السلام کو سجدے سے انکار کا جزبہ حسد تھا کہ جس نے اسے مجبور کیا کہ میری جگہ آدم (خاک) کو کیوں ملی۔ یہ اس کا جزبہ تکبر اور غرور تھا کہ میں اعلیٰ ہوں اور اس ایک سجدے کے انکار کی بات نہیں تھی بات اطاعت سے سرکشی کی تھی، شرک کی تھی۔ ابلیس نے دل میں خود کو "رب" مان لیا تھا۔اسی شرک عظیم کی بدولت ابلیس تا قیامت رسوا و لعنتی ٹھہرا اور اولادِ آدم کو بھٹکانے کیلئے آزاد قرار پایا۔

حاصل نتیجہ یہ ٹھہرہ کہ رب کریم کو انسان کی عبادات عاجزی علم و دانش سے کچھ غرض نہ ہے۔رب کریم صرف دیکھتا ہے کہ دل میں اطاعت وفرمانبرداری کتنی ہے۔اسی بنیاد پہ تقویٰ اور پرہیزگاری کے درجے قرار پاتے ہیں۔

منابع و ماخذ: صحیح بخاری باب الفتن و اشراط، صحیح مسلم، سنن ابن ماجہ، سنن ابی داوٗد، کتاب شرح سیوطی، تفسیر کبیر امام رازی، مستدرک حاکم، کتاب حکم، نہج البلاغہ سید رضی، شرح نہج البلاغہ ابن حدید، کتاب غرر الحکم ابن ہشام، کتاب توحید شیخ صدوق۔۔۔

☆☆☆

اخبار سالکاں

12 ربیع الاول گوجرہ میں سالانہ جلوس کا اہتمام کیا گیا۔جس کا آغاز مرکزی جامعہ چراغیہ گوجرہ سے ہوا۔ اس جلوس کی صدارت صاجزادہ حضور پیر سید محمد عثمان المجتبیٰ شاہ صاحب ،صاجزادہ حضور پیر سید محمد احسان المجتبیٰ شاہ صاحب اور صاجزادہ حضور پیر سید محمد ذیشان المجتبیٰ شاہ صاحب نے فرمائی۔اس محفل پاک میں علماء کرام اورنعت خواں حضرات اور پاکستان کے مختلف حصوں سے دوستوں نے بھر پور شرکت فرمائی۔

16 ربیع الال کو دربار عالیہ چراغیہ والٹن لاہور میں ماہانہ ختم پاک کا اہتمام کیا گیا۔اس پروگرام کی صدارت صاجزادہ حضور پیر سید محمد احسان المجتبیٰ شاہ صاحب نے فرمائی۔ اس محفل پاک میں علماء کرام اورنعت خواں حضرات نے بھرپورشرکت فرمای۔اس پروگرام میں ملک بھر سے تعلق رکھنے والے مریدین نے شرکت کی۔

27 صفر المظفر کو بسلسلہ گیارھویں شریف مراڑہ شریف میں ماہانہ ختم پاک کا اہتمام کیا گیا۔اس پروگرام کی صدارت صاجزادہ حضور پیر سید محمد عثمان المجتبیٰ شاہ صاحب نے فرمائی۔اس محفل پاک میں علماء کرام اورنعت خواں حضرات نے بھرپورشرکت فرمائی۔

☆☆☆

جگر گوشہ حضور قبلہ عالم نما

الحاج پیر سید

محمد ذیشان

المجتبیٰ ضیاء الحسن

شاہ صاحب

مرکزی سجادہ نشین: دربار عالیہ چراغیہ پیر کالونی شریف والٹن کینٹ لاہور